Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹ ۱
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۸/۴۳ | منگل ۱۹ ربیع الاول ۱۴۱۴ھ ۷ تبوک ۱۳۷۲ ہش ۷ ستمبر ۱۹۹۳ء نمبر ۱۹۹

راہ نجات

خدا ان لوگوں کی پناہ ہو جاتا ہے جو اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں سو خدا کی طرف آجاؤ اور ہر ایک مخالفت اس کی چھوڑ دو اور اس کے فرائض میں سستی نہ کرو اور اس کے بندوں پر زبان یا ہاتھ سے ظلم مت کرو اور آسمانی قہر سے ڈرتے رہو کہ یہی راہ نجات ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

آج جماعت احمدیہ توحید کے نام پر دکھ اٹھا رہی ہے

قربانیوں کی یہ تاریخ آج از سر نو جماعت احمدیہ کے خون سے لکھی جا رہی ہے

اسی کا نام قدم صدق ہے اللہ تعالیٰ ہمیشہ جماعت کو قدم صدق عطا کرتا رہے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ فرمودہ ۲۰۔ ظہور ہش ۲۷ ۱۳ (۲۰۔ اگست ۱۹۹۳ء) کا خلاصہ جو چار مواصلاتی سیاروں کے ذریعے دنیا بھر میں براہ راست چار زبانوں 'اردو' انگریزی' عربی' بنگلہ اور فرنچ کے تراجم کے ساتھ ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

(اس خطبہ کا خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ربوہ : ۲۰۔ اگست۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ آج جماعت احمدیہ دنیا بھر میں وہ واحد جماعت ہے جو توحید کے نام پر دکھ اٹھا رہی ہے۔ اس ضمن میں جماعت احمدیہ کو وہ قربانیاں دینے کی توفیق مل رہی ہے جو اس سے قبل جب سے دنیا بنی ہے توحید کے پرستاروں نے اللہ کی راہ میں پیش کی ہیں۔ قربانیوں کی یہ تاریخ آج ہمارے خون سے لکھی جا رہی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشادات اس خطبہ میں فرمائے جو آج بیت الفضل لندن سے چار مواصلاتی سیاروں کے رابطے کے ذریعے دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ آج کا یہ خطبہ چار زبانوں میں ترجمہ کے ساتھ دنیا کو دکھایا گیا۔ یہ زبانیں اردو' انگریزی' عربی' بنگلہ اور فرنچ ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں فرمایا کہ خدام الاحمدیہ فرانس کا اجتماع اور کینیڈا کے خدام الاحمدیہ کا ۱۶واں سالانہ اجتماع ٹورانٹو کی بیت السلام میں آج سے شروع ہے۔ انہوں نے اپنے اجتماع کے لئے خصوصی نصائح کی درخواست کی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا خطبات میں توحید کا مضمون چل رہا ہے۔ اس کی مناسبت سے میں دنیا کی تمام جماعتوں اور تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو دی گئی خدائی خبر کے الفاظ میں یہ پیغام دیتا ہوں کہ 'توحید کو پکڑو۔ توحید کو پکڑو اے فارس کے بیٹو۔ جو توحید کو اختیار کریں گے ان کا قدم خدا کی نگاہ میں سچائی پر پڑ رہا ہے ان کو خوشخبری ہو کہ جس کا قدم خدا کی راہ میں سچائی پر ہو اسے کون گمراہ کر سکتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ابنائے فارس سے مراد لازمی طور پر حضرت بانی سلسلہ کی جسمانی اولاد نہیں بلکہ روحانی اولاد بھی مراد ہے۔ اور اس سے ساری جماعت احمدیہ مراد ہے۔ اور توحید کو پکڑنے کا یہ پیغام ساری جماعت کے لئے ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پچھلے خطبہ میں میں نے ذکر کیا تھا کہ غالباً ابن مسعود کی روایت ہے۔ تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ یہ روایت ابو مسعود کی ہے۔

ضمناً حضور ایدہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر فرمایا اور ان کے قبول اسلام کا واقعہ بیان فرمایا کہ وہ کسی کی بکریاں چرا رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا وہاں سے گزر ہوا۔ آنحضرت نے حضرت ابن مسعودؓ کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے لڑکے! ہمیں ایک بکری کا دودھ نکال دو۔ حضرت ابن مسعود نے کہا کہ میں ان بکریوں کا مالک نہیں ہوں کسی کی امانت کا امین ہوں لہٰذا دودھ نہیں نکال سکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بکری کا دودھ نکالو میں تمہیں اطمینان دلاتا ہوں کہ بکری کے دودھ میں کوئی کمی نہ آئے گی۔ چنانچہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے دودھ نکالا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا تو دیکھتے ہی دیکھتے بکری کے تھن اسی وقت دودھ سے دوبارہ بھر گئے۔ اس نشان کو دیکھ کر حضرت ابن مسعود مسلمان ہو گئے۔

حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کا ذکر فرمایا جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم ننگے ہو پس مجھ سے لباس مانگو تم دن رات بھی غلطیاں کرو تب بھی میں بخش سکتا ہوں پس مجھ سے بخشش مانگو۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اصل لباس لباس التقویٰ ہوتا ہے چنانچہ لباس کے ذکر کے معاً بعد جو غلطیوں سے بخشش کا مضمون بیان ہوا ہے اس سے یہ بات واضح ہو گئی ہے۔ کہ اصل لباس تو وہی ہے جس سے گناہ ڈھانپے جائیں۔ بخشش مانگنا اسی کا نام ہے کہ اللہ کی ستاری کے پردے تلے انسان گناہوں کی بیماری سے دور ہوتا جاتا ہے۔ اپنے گناہوں کو حیا کے نتیجے میں چھپانا اللہ سے بخشش طلب کرنا ہے لیکن بعض اوقات یہ عمل دکھاوے اور منافقت کا عمل بن

مسلسل ص ۲ پر

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل احباب و خواتین کا جنازہ حاضر و غائب بیت الفضل لندن میں مورخہ ۹۳-۸-۱۹ قبل از عصر پڑھایا۔

جنازہ حاضر : مکرمہ سلیمہ رحیم بخش صاحبہ ومبلڈن

جنازہ غائب :

۱۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مربی بلاد عربیہ و گیمبیا۔ ربوہ
۲۔ مکرم YOBI BAH معلم گیمبیا
۳۔ مکرم نذیر احمد صاحب والد مکرم لئیق احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ ربوہ
۴۔ مکرم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب والد مکرم لطیف احمد صاحب صدیقی ربوہ
۵۔ مکرم چوہدری غلام یاسین صاحب چچا مکرم مبارک مصلح الدین صاحب ربوہ
۶۔ مکرمہ امتہ اللطیف قریشی صاحبہ اہلیہ عبد القادر صاحب اوکاڑہ
۷۔ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری عبد الرزاق صاحب' بھریا روڈ سندھ
۸۔ مکرم بشیر افضل صاحب' نارتھ جرسی امریکہ
۹۔ مکرمہ نسیمہ عرفانی صاحبہ زوجہ الطاف اختر صوفی صاحب کراچی
۱۰۔ مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ زوجہ کیپٹن محمد عبد اللہ صاحب والدہ طاہر محمود صاحب ملتان
۱۱۔ مکرم مرزا محمد یامین بیگ صاحب والد مکرمہ عفت مبارکہ / منصورہ مرزا صاحبہ واہ کینٹ
۱۲۔ مکرم بشیر احمد صاحب برمی والد مکرم محمد جلیل احمد صاحب ربوہ
۱۳۔ مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب والد مکرم میجر ریٹائرڈ محمد افضل صاحب لاہور
۱۴۔ مکرمہ فضل بیگم صاحبہ والدہ مکرم رانا محمد انور صاحب / حافظ رانا منظور احمد صاحب ربوہ
۱۵۔ مکرمہ سعیدہ اختر صاحبہ اہلیہ محمد اسماعیل صاحب صدر جماعت لدھڑ کرم سنگھ پاکستان
۱۶۔ مکرم محمد زبیر نون صاحب امیر جماعت ہلال

باقی ص ۷ پر

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

جاتا ہے۔ اور گناہوں پر پردہ ریاکاری کے نتیجہ میں ڈالنا چاہتا ہے۔ یہ الٹا گناہ بن جاتا ہے کیونکہ بخشش طلب کرنے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ اللہ ہمارے گناہ ڈھانپ دے اور ہم پھر یونہی کرتے چلے جائیں بلکہ انسانی حیا یہ تمنا کرتی ہے کہ اے اللہ ہمیں موقعہ دے کہ ہم چھپ کر اپنے گناہوں کو دور کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے اس حدیث کا مزید ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو تم مجھ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور نہ نفع پہنچا سکتے ہو یعنی خدا تعالیٰ سے بے اعتنائی یا تکبر کے نتیجے میں اگر تم بے پرواہ ہو جاؤ تو تم میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے اسی طرح تمہاری نیکیاں بھی مجھ پر کوئی احسان نہیں ہیں اس سے میری سلطنت میں کوئی اضافہ نہیں ہو سکتا۔ اگر تم گناہ کرو گے تو اپنی ذات کو نقصان پہنچاؤ گے اور اگر نیکی کرو گے تو خود کو فائدہ پہنچاؤ گے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس حدیث کے مزید مطالب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے سب جن و انس کہ اگر تمہارے سب اگلے اور پچھلے سب ایک میدان میں جمع ہو جائیں اور تمام لوگ اپنی سب حاجات مانگیں اور میں انہیں پورا کر دوں تو میری سلطنت میں اتنی بھی کمی واقع نہیں ہو سکتی جتنا ایک سوئی کو اگر سمندر میں ڈبو کر نکالا جائے تو اس کے ساتھ جتنا پانی رہ جاتا ہے۔ اتنی بھی میرے خزانوں میں کمی نہ ہو گی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اسی لئے دعا مانگتے وقت تنگ نظری سے منع کیا گیا ہے۔ جتنا دل چاہے اتنا دل کھول کر مانگو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اتنا ہی دے گا جتنا تم ہضم کر سکتے ہو۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب خدا کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ سب کچھ انسان کو دے کیوں نہیں دیتا۔ اس کا جواب سوئی کی مثال سے مل جاتا ہے کہ تمہارا ظرف ہی اتنا نہیں کہ سب کچھ سنبھال سکو اس لئے

دیتے ہیں بادہ ظرف قدح خوار دیکھ کر

کلام الٰہی میں یہ نکتہ بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خزانوں کو قدر اور اندازے کے مطابق اتارتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس کی مثال بیان فرماتے ہوئے کہا کہ جب تک انسان کو ایسا INTERNAL COMBUSTION ENGINE بنانے کی توفیق نہیں ملی تھی جس کے اندر پیٹرول جلتا ہے اس وقت تک دنیا میں پیٹرول کے خزانے ظاہر نہیں ہوئے تھے۔ جب ایسا انجن انسان نے بنا لیا تب ہی وہ وقت تھا کہ اللہ نے دنیا میں پیٹرول کے خزانے ظاہر فرما دئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس لئے خدا سے مانگیں تو خدا کی لامتناہی صفات اس کی شان اور اس کے علم کامل کو دیکھتے ہوئے مانگیں۔ اللہ اتنا ہی دے گا جتنا ہم سنبھال سکتے ہیں۔ پھر اللہ اپنے فضل سے صلاحیت بڑھا دے گا۔ اور مزید دیتا چلا جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج کے زمانہ میں جماعت احمدیہ پر اللہ کے جو افضال و انعامات ہو رہے ہیں ان کو بھی اسی رنگ میں دیکھنا چاہئے۔ آج سے پہلے وہ انعامات نہیں ہوئے تو اس کی وجہ یہی تھی کہ پہلے جماعت کی صلاحیت اتنی نہیں تھی کہ ان کو سنبھال سکے۔

اسی ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے جماعت کے غریب طبقے کو نصیحت فرمائی جو مانگتے تو نہیں مگر اپنی غربت کا بیان اس انداز سے کرتے ہیں جس سے مانگنے کا پہلو نکلتا ہے۔ محافل میں اور خطوط میں اپنی تنگی کی تفاصیل بیان کرتے ہیں حالانکہ انسان طبعاً اپنی غربت کے بیان سے شرماتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایسے موقع پر قول سدید سے کام لینا چاہئے صاف کہنا چاہئے کہ میں تمہارا بھائی ہوں میری ضرورت ہے مجھے دے دو۔ یہ بہانہ نہ بناؤ کہ دعا کے لئے کہہ رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ نفس کے باریک دھوکے ہیں۔ اگر انسان توحید خالص پر قائم ہو جائے تو نفس کے باریک دھوکوں سے آزاد ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے توحید کے اعلیٰ پہلو بیان فرمائے۔ اور فرمایا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم خدا کی عظمت و جلال کا ذکر کرتے تھے تو گہری سچائی سے طاقت پکڑتے تھے اور کسی غیر اللہ کا خوف بیچ میں حائل نہ ہوتا تھا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ جب توحید کا پیغام دنیا کو دیں گے تو یاد رکھیں کہ اس راہ میں تکلیفیں بھی آئیں گی۔ اور وہ برداشت کرنی ہونگی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جب میں یہ کہتا ہوں کہ تکالیف برداشت کرنی ہونگی تو میں جانتا ہوں کہ جماعت احمدیہ توحید کا پیغام دے کر سخت دکھ اٹھا رہی ہے اور اللہ نے چاہا تو اٹھاتی چلی جائے گی۔ میں مستقبل کی نسلوں کو یہ نصیحت کر رہا ہوں کہ توحید کی خاطر تکالیف اٹھائیں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج کے زمانے میں توحید کے نام پر سوائے جماعت احمدیہ کے اور کوئی جماعت نہیں جس کو دکھ دیا جا رہا ہو۔ جماعت احمدیہ کو توحید کا نام لینے پر مسلسل دکھ دئے جا رہے ہیں۔ مسلسل چرکے لگائے جاتے ہیں۔ گھرے گندے دکھ دینے والے تبصرے کئے جاتے ہیں۔ زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے جماعت کو توحید کے نام پر تکالیف پہنچانے مین ایک دوسرے پر سبقت لے جا رہے ہیں۔ جہاں بھی جماعت کو دکھ دینے کا مرحلہ آتا ہے، سوائے چند شریف لوگوں کے باقی سب شامل ہو جاتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جماعت احمدیہ کا فرد کہتا ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ تو اسے یہ کہا جاتا ہے کہ تمہارے منہ سے ہمیں یہ الفاظ سنکریوں لگتا ہے کہ تم نے کوئی بھیانک جرم کر دیا ہے۔ اور اگر اس کے نتیجے میں امن و امان کو خطرہ لاحق ہو جائے تو تمہاری کوئی حفاظت نہ کر سکے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج پاکستان کی گلیوں میں توحید کا نام لینے پر جماعت احمدیہ کو دکھ دیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں جو قربانیاں اگلوں نے دیں وہ تاریخ از سر نو آج ہمارے خون سے لکھی جا رہی ہے ہم توحید کے دعویدار ہی نہیں ہیں بلکہ یہ ہم اپنے عمل سے جاری کر چکے ہیں۔ اسی کا نام قدم صدق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ جماعت کو قدم صدق عطا کرتا چلا جائے۔ یہی ہماری قربانیوں کی معراج ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیشہ جماعت احمدیہ کو ایسی ہی قربانیوں کی توفیق عطا کرتا چلا جائے۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔

ضروری اعلان

○ مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ فیصل آباد حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد کی بے پایاں اور عالمگیر خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک رسالہ Souvenir شائع کر رہی ہے۔ جو احباب حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی زندگی کے حالات اور سیرت کے متعلق تحریر کرنا چاہتے ہوں اپنی تحریر درج ذیل پتہ پر ۱۵۔ ستمبر ۹۳ء تک ارسال کر دیں۔ اسی طرح اگر کسی صاحب کے پاس حضرت امیر صاحب کی تصاویر ہوں وہ بھی ارسال کر دیں۔ جو کہ واپس کر دی جائیں گی۔ تحریر صفحہ کی ایک جانب ہو اور پڑھی جا سکے۔

۱۔ مکرم معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ دفتر ایوان محمود ربوہ ضلع جھنگ

۲۔ عظمت حسین شہزاد صاحب (قائد علاقہ فیصل آباد) کوٹھی نمبر ۵۴۵۔ اے پیپلز کالونی نمبر ۲ فیصل آباد

انانیت انسان کو ابتلاء میں پھینک دیتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

نظام جماعت کے متعلق جب (امام جماعت) کوئی فیصلہ کرتا ہے خواہ وہ براہ راست (امام جماعت) ہو یا (امام جماعت) کا ادنیٰ غلام ہو اور اس حیثیت سے (نمائندہ) ہو تو وہ نفس کے کسی جذبہ سے مرعوب ہو کر نہیں کرتا۔ اس کے اندر کبھی کوئی تعلّی پیدا نہیں ہوتی کہ یوں مارا اور یوں الٹایا بلکہ اور زیادہ استغفار کرتا ہے اور زیادہ خدا کی راہ میں جھکتا ہے اور خدا کے حضور اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے اور یہ عرض کرتا ہے کہ اے خدا! میں بھی تو قابل نہیں ہوں۔ میں یہ قدم اٹھانے پر مجبور ہوں تو مالک ہے اس لئے تو اس سے زیادہ رحم کا سلوک فرما رہا ہے لیکن مجھے اختیار نہیں ہے۔ اگر مجھے بخشش کا اختیار ہوتا تو میں ضرور بخشش کرتا۔ تیری خاطر مجبور ہوں۔ اس حالت میں وہ قدم اٹھاتا ہے اور وہاں جماعت میں تعلّی کے دو گروہ بن جاتے ہیں۔ ایک کہتا ہے اب ہم نے الٹا دیا۔ ہم نے رپورٹ کی تھی ہمارے کہنے پر وہ مارا گیا۔ اور دوسرا کہتا ہے کہ دیکھو! اب وہ بھی مارا گیا اور ہم نے یہ کوشش کی تھی۔

یہ انسانیت کی باتیں نہیں ہیں۔ مذہب سے انکا کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ گری ہوئی گھٹیا باتیں ہیں۔ جس کا اس مٹی سے تعلق نہیں ہے جس مٹی سے آدم پیدا کیا گیا تھا۔ (۔) سارے نظام اچھے ہیں خواہ ذیلی نظام ہوں۔ یا بنیادی نظام ہوں۔ جماعت کی جتنی بھی تنظیمیں ہیں انکو برکت دی جائے گی۔ جہاں آپ کی انانیت کے جھگڑے شروع ہو جائیں گے جہاں کسی عہدہ سے ہٹنا یا کسی منصب سے معزولی آپکو ابتلاء میں پھینک دے گی اور آپ اس امتحان میں نامراد اور ناکام ٹھہریں گے وہیں سے آپ کا اللہ کے نظام سے اس نظام سے تعلق کاٹا جائے گا۔

(از خطبہ ۹/ اپریل ۱۹۹۳ء)

آئندہ الفضل میں صرف ان تعلیمی نمایاں کامیابیوں کا ذکر کیا جائے گا جو کامیابی حاصل کرنے والے خود اپنے ہاتھ سے لکھ کر الفضل کو اطلاع دیں گے۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افکار عالیہ

چند دن پہلے صدر لجنہ اماء اللہ یو کے U.K ملاقات کے لئے تشریف لائیں۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ میں مستورات سے کس موضوع پر خطاب کروں گا تاکہ وہ اس کے مطابق آیات اور نظم کا انتخاب کر سکیں۔ میں نے ان سے کہا کہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ میں کسی قسم کی تیاری اور فیصلہ کے بغیر تقریر کے لئے کھڑا ہو جاتا ہوں اور اللہ تعالیٰ خود ہی موقع پر مجھے مضمون سمجھا دیتا ہے۔ تو میں آپ کو وہ بات کیسے بتا سکتا ہوں جس کا خود مجھے بھی علم نہیں ہے میں نہیں جانتا کہ میں کس موضوع پر خطاب کروں گا۔ قرآن کریم کی آیات اور نظموں کے انتخاب کے متعلق میں نے کہا کہ وہ میں خود کروں گا اس کے لئے آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ چنانچہ جب میں نے حضرت اقدس بانی سلسلہ (آپ پر سلامتی ہو) کی نظم کا انتخاب کیا تو مضمون از خود مجھ پر روشن ہو گیا اور میں نے سمجھا کہ آج کے وقت کی سب سے اہم آواز وہ ہے جو حضرت اقدس بانی سلسلہ (آپ پر سلامتی ہو) کے منظوم کلام کی صورت میں ابھی آپ نے سنی ہے۔

آج کی دنیا انتشار کی دنیا ہے۔ اتفاق کی باتیں بھی کی جاتی ہیں تو انتشار کی نیتوں کے ساتھ کی جاتی ہیں۔ بڑے بڑے بلند دعاوی کئے جا رہے ہیں' مذہبی پلیٹ فارم سے بھی اور سیاسی پلیٹ فارم سے بھی' کہ ضرورت ہے کہ دنیا کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کیا جائے اور دنیا کو امن سے بھر دیا جائے مگر وہ بلند بانگ دعاوی کرنے والے خود امن سے عاری ہیں' خود منتشر ہیں' ان کے ذہن بھی منتشر ہیں' ان کی نیتیں بھی منتشر ہیں تو کیسے ممکن ہے کہ وہ دنیا کو امن دے سکیں۔ تمام عالم کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنے کا مقصد صرف اور صرف ایک ہی صورت میں پورا ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ تمام عالم کو خدائے واحد و یگانہ کی ذات پر اکٹھا کر دیا جائے' اشتراک کی اور کوئی صورت نہیں ہے۔ انسانیت کے نام کی باتیں محض فرضی اور خیالی باتیں ہیں ورنہ حقیقت میں آج بھی Racialism (نسل پرستی) اسی طرح زندہ ہے جس طرح آج سے سو سال پہلے زندہ تھا۔ اس نے مختلف روپ دھار لئے ہیں۔ مختلف شکلوں میں ڈھل چکا ہے۔ مگر جغرافیائی تقسیمیں' قومی تقسیمیں' لسانی تقسیمیں اور مذہبی تقسیمیں انسان کو اسی طرح بانٹے ہوئے ہیں جس طرح آج سے پہلے انسان کو بانٹے ہوئے تھیں۔ جب بھی دنیا کے راہنما کوئی فیصلہ کرنے کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں ان میں سے ہر ایک اس نیت کے ساتھ وہاں پہنچتا ہے کہ وہ اپنی قوم کے لئے یا لسانی گروہ کے لئے یا اپنے جغرافیائی علاقے کے لئے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کر کے آئے۔ انصاف کا کوئی تصور وہاں کار فرما نہیں ہوتا۔ پس انصاف کے بغیر دنیا کو کیسے امن سے بھرا جا سکتا ہے؟ انصاف کا تصور خدائے واحد و یگانہ کے تصور کے بغیر عالمی تصور نہیں بنتا بلکہ علاقائی تصور بن جاتا ہے۔ Absolute Justice (مکمل انصاف) صرف اور صرف خدا کی ذات کے تعلق میں قائم ہو سکتا ہے اس کے بغیر اس کا کوئی وجود نہیں اور انسان کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنا بھی خدائے واحد و یگانہ کی ذات پر ان کو اکٹھا کرنا ہے۔ اس کے سوا سب خیالی اور فرضی باتیں ہیں' ڈھکوسلے ہیں' دھوکا بازیاں ہیں' محض لفاظیاں ہیں۔ ان میں کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن خدائے واحد و یگانہ کے نام پر کیسے اکٹھا کیا جائے۔ یہ وہ بڑا مسئلہ ہے جو ہمیں در پیش ہے۔ جماعت احمدیہ اسی مقصد کی خاطر قائم کی گئی ہے۔ جماعت احمدیہ کے لئے سب سے اہم اور سب سے بڑا چیلنج یہی ہے کہ تم کیسے نوع انسان کو' ان بکھرے ہوئے گروہوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرو گے اور کیسے ان کے دل ملانے کی کوشش کرو گے۔

جہاں تک دل ملانے کا تعلق ہے اسلام کے آغاز کی تاریخ میں ہم نے بڑی شدت کے ساتھ کٹے ہوئے دلوں کو ملتے دیکھا ہے' ایسے قبائل کو اکٹھے ہوتے دیکھا ہے جو ایک دوسرے کی جان کے دشمن تھے' جہاں بلاوجہ ایک دوسرے کا خون کیا جاتا تھا۔ جہاں سو سالہ پرانی بے عزتیوں کے بدلے بعد میں آنے والی نسلوں سے لئے جاتے تھے اور اس انتقام کی آگ کبھی ٹھنڈی نہیں پڑا کرتی تھی۔ یہ نظارہ ہم نے آج سے چودہ سو سال پہلے دیکھا کہ وہ بکھری ہوئی منتشر قوم جن کے دل جدا جدا ہی نہ تھے بلکہ دشمنی اور نفرتوں سے اٹے پڑے تھے وہ اچانک ایک ہاتھ پر اکٹھی ہو گئی اور اکٹھی بھی اس طرح ہوئی کہ قرآن کریم کے بیان کے مطابق وہ محبت کے رشتوں میں باندھے گئے اور ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن گئے اور بھائی بھی وہ جو ایک دوسرے پر جان نثار کرنے والے تھے۔ قرآن کریم نے اس مضمون کو مختلف جگہ بیان فرمایا ہے۔ ایک جگہ نصیحت کے طور پر فرماتا ہے۔

کہ ہم ایک پروگرام تمہارے سامنے رکھتے ہیں اور وہ پروگرام یہی ہے کہ بدی دیکھو تو حسن سے اس بدی کو دور کرو۔ نفرت سے اس بدی کو دور کرنے کی کوشش نہ کرو بلکہ بدی تو ایک بدصورت اور بدزیب چیز ہے۔ اس کا علاج حسن ہے۔ انتقامی جذبے کی یہ تصویر ابھرتی ہے کہ اگر کسی کی ناک پر پھوڑا ہو تو انسان پھوڑے کا علاج کرنے کی بجائے ناک کو ہی کاٹ دے۔ صحیح طریق یہ ہے کہ پھوڑے کے زخم کو بھرنے کی کوشش کی جائے۔ اس کو کہتے ہیں نقص کو حسن میں بدلنے کی کوشش۔

پس قرآن کریم نے ہمارے سامنے یہ پروگرام رکھا ہے کہ جب تم بدی کو دیکھو تو بدی کی دشمنی تمہارے پیش نظر نہ رہے۔ بدی کو حسن میں تبدیل کرنا تمہارا مقصود بن جائے اگر تم ایسا کرو گے تو فرمایا۔ تم اچانک یہ عجیب ماجرا دیکھو گے کہ وہ جو تمہاری جان کے دشمن تھے وہ تم پر جان نثار کرنے والے دوست بن جائیں گے۔ یہ وہ پروگرام تھا جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دل پر جاری فرمایا گیا۔ اور آپؐ کے اعمال میں ڈھلا۔ چنانچہ آپؐ کے ذریعہ وہ جماعت پیدا ہوئی جس نے آپؐ سے یہ رنگ سیکھے اور اس کے نتیجہ میں ایک عظیم روحانی انقلاب برپا ہوا۔

پس دلوں کو اکٹھا کرنا بنیادی چیز ہے۔ اس کے بغیر نہ افراد اکٹھے ہو سکتے ہیں نہ قومیں اکٹھی ہو سکتیں ہیں۔ اور دلوں کو اکٹھا کرنے کا کام خدا تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ چنانچہ اگرچہ یہ پروگرام مسلمانوں کو دیا گیا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا گیا کہ تیرا بھی دلوں پر اختیار نہیں ہے۔ اگر اللہ نہ چاہتا اور اللہ دلوں پر تصرف نہ فرماتا تو یہ قوم جو بکھری ہوئی اور بٹی ہوئی تھی یہ کبھی ایک ہاتھ پر اکٹھی نہ ہوتی۔ اس کے بغیر ان کے دل کبھی مل نہیں سکتے تھے۔ دلوں کو ملانے کا کام دو حصوں سے تعلق رکھتا ہے ایک اپنے نظریئے اور اپنے لائحہ عمل میں ایسی پاک تبدیلی سے کہ نفرتیں محرکات میں شامل نہ ہوں۔ انتقام کو آپ کی پلاننگ میں آپ کے لائحہ عمل میں کوئی دخل نہ ہو ایک ہی مقصود ہو کہ جہاں بدی دیکھوں وہاں اسے حسن میں تبدیل کرنے کی کوشش کرو۔ یہ مرکزی نقطہ ہے۔ دوسرا حصہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے ایسا تعلق ہو کہ اللہ تعالیٰ اس پروگرام میں آپ کا مددگار بن جائے کیونکہ اس کے بغیر کوشش کے باوجود آپ دنیا میں کوئی ایسی تبدیلی پیدا نہیں کر سکتے جو دلوں کو جوڑنے والی ہو۔ جب تک خدا تعالیٰ کا خاص فضل اور تصرف شامل حال نہ ہو دلوں کو جوڑا ہی نہیں جا سکتا۔

جہاں تک پہلے حصے کا تعلق ہے کہ بدی کو دیکھو تو حسن میں تبدیل کرنے کی کوشش کرو' یہ دیکھنے اور سننے میں تو بہت خوبصورت پیغام دکھائی دیتا ہے۔ اور انسان سمجھتا ہے کہ سارے مسئلے حل ہو گئے آج کے بعد سے میں بدی کو حسن میں تبدیل کرنے لگوں گی یعنی خواتین سوچیں تو اس طرح سوچیں گی کہ سارا مسئلہ حل ہو گیا' دنیا فتح ہو گئی۔ لیکن دنیا تو تب فتح ہو گی جب پہلے اپنے آپ کو فتح کریں گی۔ یہ مضمون ذات سے شروع ہوتا ہے اگر انسان اپنی بدیوں سے آنکھیں بند رکھتا ہے اور اپنی بدیوں سے غافل رہتا ہے اور بعض دفعہ بالارادہ اور بعض دفعہ بغیر ارادہ کے اپنی کمزوریوں سے آنکھیں بند کرتا ہے اور انہیں نہیں دیکھنا چاہتا۔ اس لئے نہیں دیکھنا چاہتا کہ وہ ان بدیوں کے احساس کے ساتھ اپنی زندگی کو تلخی میں تبدیل نہیں کرنا چاہتا۔ وہ ایک ملمع کا عادی بن چکا ہوتا ہے۔ وہ اس بات کا عادی بن چکا ہوتا ہے کہ اپنے آپ کو دوسروں کے سامنے ایک خوبصورت حسین' دلکش وجود کے طور پر پیش کرے جو دوسروں سے بہتر ہے۔ اگر وہ اپنی بدیاں خود تلاش کرے اور دوسروں کو پتہ لگ جائے کہ میں ہوں کون اور کتنے پانی میں ہوں تو اس کی لذت یابی کا سارا پروگرام منقطع ہو جاتا ہے۔ وہ کبھی بھی دوسروں کے مقابل پر اپنی حمد کے خود گیت گانے کا اہل نہیں رہتا۔ بہادر شاہ ظفر کا ایک شعر میں نے بارہا سنایا ہے۔ یہ شعر بہت ہی پر لطف اور گہرے معنی رکھتا ہے۔ اسے میں بار بار سناؤں تو تب بھی نہیں تھکتا وہ کہتا ہے۔

نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنے خبر
رہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر
پڑی اپنی برائیوں پر جو نظر
تو نگاہ میں کوئی برا نہ رہا

یعنی ایسا دور بھی ہماری زندگی میں گزرا ہے کہ ہمیں اپنے حال کی خبر نہیں تھی تو ہماری تمام تر توجہ لوگوں کی بدیاں معلوم کرنے کی طرف تھی ہم ڈھونڈتے رہتے تھے کہ فلاں میں کتنی برائیاں ہیں' فلاں میں کتنی برائیاں ہیں' ایک بیرونی نظر تھی جو روشن سے روشن تر ہوتی جا رہی تھی اور ایک اندرونی نظر تھی جو دن بدن اندھی ہوتی چلی جا رہی تھی اور اپنے حال سے ہم بالکل غافل ہو گئے تھے یہاں تک کہ ایک دن ہم جاگ اٹھے ہمیں ہوش آ گیا اور ہم نے اپنی برائیوں کی تلاش شروع کی اور اس تلاش کے دوران ہم نے یہ دریافت کیا کہ ہمارے سوا کہیں بدیاں موجود نہیں۔ غیروں کی بدیاں تلاش کرنے کا ہوش ہی باقی نہ رہا۔

(حوا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ صفحہ ۱۳ تا ۱۸)

تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ' اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مجید احمد

بچوں کی تربیت - چند بنیادی امور

بہت کم مخلوق ایسی ہے جو انسان جیسی بے بسی کی حالت میں پیدا ہوتی ہو۔ بچہ پیدائش کے وقت سے لیکر بلوغت تک ماں باپ یا کسی بڑے کی نگرانی اور ہدایت کا محتاج رہتا ہے بچہ ایک کمہار کی گیلی مٹی کی طرح ہوتا ہے جسے جس طرح چاہو گھڑ لو۔ سب سے پہلے ماں باپ پھر عزیز و اقارب اور پھر سوسائٹی اسے سنوارنے یا بگاڑنے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں اسی لئے کہا گیا ہے کہ بچہ صحیح فطرت پر پیدا ہوتا ہے یہ ماں باپ ہوتے ہیں جو اسے مسلمان عیسائی یا یہودی بنا دیتے ہیں۔ ایک سوچ یہ بھی ہے کہ اگر ماں باپ عزیز و اقارب اور سوسائٹی تمام مل کر ایک طے شدہ پروگرام کے مطابق اپنے اپنے کردار ادا کرتے چلے جائیں تو ہم چند صدیاں گزرنے کے بعد جسے عرف عام میں انسان برتر superman کہا جاتا ہے ایسی نسل پیدا کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں جو ہر لحاظ سے اعلیٰ درجہ کی ہو۔

پیدائش کے فوراً بعد بچہ کے کان میں آواز دینے میں بھی یہ فلسفہ پنہاں ہے کہ اس کی تربیت کی ابتداء اسی وقت شروع ہو جاتی ہے جب وہ اس دنیا میں پہلا سانس لیتا ہے اور موجودہ دور میں تو یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ گئی ہے کہ بچہ کا لاشعور اسی لمحہ سے بیدار ہو چکا ہوتا ہے۔ اور گو انسان کو احساس نہ ہو مگر بچہ کا لاشعور اس سے متاثر ہو رہا ہوتا ہے۔ عام طور پر ماں باپ سمجھتے ہیں کہ چھوٹا بچہ ہے اس کے سامنے اگر کوئی ایسی حرکت کر بھی لی جائے جو عام طور پر لوگ مجالس میں نہیں کرتے یا تنہائی میں کی جاتی ہیں تو اسے کیا معلوم کہ کیا ہوا ہے مگر یہ بات صریحاً غلط اور نامناسب ہے کیونکہ شعوری طور پر نہ سہی غیر شعوری طور پر اس بات کا بچہ پر اثر پڑتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ماں باپ عزیز و اقارب اور دوست ہرگز کوئی حرکت یا بات نہ کریں جو وہ ایک مہذب سوسائٹی کے سامنے کرنے سے شرماتے ہوں۔ بچہ جب بولنا شروع کر دے تو اسے سب سے پہلے سلام کرنا سکھائیں۔ گھر پر عزیز یا دوست ملنے آئیں تو بچہ خواہ چھوٹا ہو اسے کہیں کہ وہ انہیں سلام کرے۔ بڑوں کا ادب کے پہلے سبق کی ابتداء اسی سے شروع ہوتی ہے۔ جب وہ بات اچھی طرح سمجھنا شروع کر دے تو اسے باقاعدہ بڑوں کے سامنے پیش کرنا چاہئے اور رشتہ بتا کر اسے کہا جائے کہ وہ انہیں سلام کرے۔ یہ دیکھ کر بڑا دکھ ہوتا ہے کہ یہ آداب کا طریق جو اچھے گھرانوں کی پہچان ہوتا تھا اب ان میں سے بھی اٹھتا جا رہا ہے اور بہت کم لوگ ہیں جو اس طرف توجہ دیتے ہوں۔ حالانکہ بزرگوں کا ادب اور رشتوں کا پاس ایک مہذب معاشرہ اور مشرقی تہذیب کا بنیادی پتھر اور حسن ہے۔

یوں تو بہت سے امور ہیں جنہیں ماں باپ کو بچے کی تربیت کے سلسلہ میں مدنظر رکھنا چاہئے لیکن میں ان میں سے چند باتوں کو ہی لیتا ہوں جو اخلاق کی تعمیر میں بنیادی اہمیت رکھتی ہیں جن پر چل کر آئندہ زندگی عبارت ہوتی ہے۔ اس عمارت کے حسن میں پھر اور اخلاق مزید اضافہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن اگر ان بنیادی باتوں کی طرف توجہ نہ دی جائے تو عمارت کا ڈھانچہ ہی ناقص اٹھے گا اور اس میں کجی رہ جائیگی پھر بعد لپائی اس کے بنیادی نقص کو ڈھانپنے میں ناکام رہیگی۔ انسان کے کریکٹر میں بعض باتیں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں ان کی طرف جب تک بچپن سے ہی توجہ نہ دی جائے اس میں بعد میں اصلاح کی گنجائش انتہائی مشکل ہوتی ہے۔ اگر آپ بچپن میں ہی بچہ میں 'سچائی' دیانت' امانت دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنا شجاعت اور ہمدردی کے جذبات کو پروان نہیں چڑھائیں گے تو آئندہ چل کر اس سے توقع رکھنا کہ وہ آپ کے لئے قرت العین اور سوسائٹی کے لئے ایک مفید وجود بن سکے گا عبث ہو گا۔ اگر آپ اسے مہذب 'شہری بنانے میں اس کی اعانت نہیں کرتے تو آپ جو معاشرہ سے گلہ بھی نہیں کرنا چاہئے۔ آخر معاشرہ ہے کس چیز کا نام اسے کون بناتا ہے۔ میں اور آپ ہی تو ہیں۔ معاشرہ کے بگاڑ میں بہت بڑی ذمہ داری موجود نسل پر پڑتی ہے۔ اگر وہ ٹھیک ہو اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور اسے ادا کرے اور اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دے جو توجہ کا حق ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ آنے والا معاشرہ پہلے سے بہتر نہ ہو۔ یہ ہر شخص کا فرض ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اس جہاں سے رخصت ہوتے ہوئے۔ یہ احساس لے کر رخصت ہو کہ اس نے جب وہ اس دنیا میں آیا تھا اس سے بہتر معاشرہ چھوڑنے میں اپنا کردار ادا کیا ہے اور اس سے بہتر صورت اور کون سی ہو سکتی ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت اس طرح کرے کہ وہ معاشرہ کو بگاڑنے کی بجائے اسے سنوارنے والے ہوں ورنہ اپنی جنس کی بڑھوتی کا جہاں تک تعلق ہے۔ اس میں تو شاید جانور انسان کے مقابلہ میں زیادہ فعال ہوتے ہیں۔ یہ تو کوئی خوبی اور بڑائی کی بات نہیں کہ میری اتنی اولاد ہے گویا کہ اس میں بڑی مشقت اٹھانی پڑتی ہے۔ بڑائی تو یہ ہے کہ انسان خواہ ایک بچہ چھوڑے مگر چھوڑے شیر۔

بنیادی باتوں میں سے سب سے اہم دیانت داری اور جھوٹ سے پرہیز ہے۔ دیانت کی عادت اگر بچپن سے ہی پڑ جائے تو انسان بڑا ہو کر اپنے ہر فعل میں دیانت داری سے کام لے گا۔ وہ حقوق اللہ سے بھی دیانت برتے گا اور حقوق العباد سے بھی۔ اسے جو بھی کام سپرد کیا جائے گا وہ دیانت داری سے کرے گا۔ اور جھوٹ تو ہر برائی کی جڑ ہے۔ سچ ہے کہ اگر انسان صحیح معنوں میں یہ ہی ایک خلق اپنا لے تو سب گناہوں اور کمزوریوں سے بچنے کی انشورنس ہو جاتی ہے۔ کئی والدین بچے کے جھوٹ کی عادت کو معمولی سمجھ کر کہہ دیتے ہیں کہ جی بچہ ہے بڑا ہو کر سمجھ جائے گا۔ جنہوں نے بھی یہ غلطی کی انہوں نے خود اپنی اولاد کے لئے گڑھا کھودا جس میں آج نہیں تو کل گرے گا۔ دیانت داری اور جھوٹ سے پرہیز کے لئے سب سے پہلے اپنے عمل اور قول کا نمونہ پیش کریں۔ اگر خدانخواستہ آپ خود اس میں ملوث ہوں تو آپ بچہ کو ہزار سمجھائیں اس پر اثر نہ ہو گا۔ بچہ ماں باپ کی دو عملی کو بڑی اچھی طرح سمجھ رہا ہوتا ہے۔ بچے کے سامنے کبھی جھوٹ نہ بولیں۔ اگر کوئی شخص گھر پر آپ سے ملنے آئے تو کبھی بچہ کو یا بچہ کے سامنے ملازم کو مت کہیں کہ جا کر کہہ دو کہ آپ گھر پر نہیں ہیں۔ اگر مصروف ہیں یا ویسے ہی ملنا پسند نہیں کرتے تو کسی مناسب طریق سے معذرت کر دیں کہ آپ آرام کر رہے ہیں آپ پھر تشریف لے آئیں۔ انگریزی کا تو ایک محاورہ ہے کہ He is not at home، یعنی گو صاحب مکان گھر پر ہے مگر ملاقات نہیں کر سکتے۔ اگر گھر والا حقیقتاً گھر پر نہ ہو تو کہا جائے گا کہ He is out اردو میں بھی کوئی ایسا اردو کا فقرہ گھڑ لینا چاہئے جو مہذبانہ طریق پر یہ اشارہ دے کہ گو گھر والا موجود تو ہے مگر ملنا نہیں چاہتا۔ حدیث میں جو آیا ہے کہ تین مرتبہ دستک دو اگر جواب نہ آئے تو لوٹ جاؤ اور برا مت مناؤ۔ اس میں بھی اشارہ یہی ہے کہ گھر والا گھر پر موجود ہے مگر ملنا نہیں چاہتا۔ اگر گھر پر موجود ہی نہ ہو تو پھر برا مت مناؤ۔ کہنے کی کوئی تک نہیں بنتی جب موجود ہی نہ تھا تو برا منانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

دوسرا امر شجاعت ہے اگر بچہ میں شجاعت کا مادہ ہو گا تو وہ ہر غلط بات کو محض خوف اور ڈر کی وجہ سے قبول نہیں کرے گا۔ وہ جہاں بھی غلط بات دیکھے گا تو اس میں کردار کی اتنی شجاعت ہو گی کہ وہ کہہ سکے کہ یہ بات غلط ہے۔ ورنہ عام آدمی تو محض ڈر اور خوف کی وجہ سے اکثر برائیوں کو اپناتا چلا جاتا ہے کیونکہ اس میں بہادری کا جوہر نہیں ہوتا۔ وہ اپنے دوستوں یا سوسائٹی میں رائج بد عادات کا شکار ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں نہ کرنے کا حوصلہ نہیں ہوتا۔ پھر جن قوموں میں شجاعت اور بہادری نہیں ہوتی وہ اوروں کی غلامی قبول کرنے میں کوئی شرم محسوس نہیں کرتیں خواہ یہ غلامی جسمانی ہو اخلاقی ہو یا معاشرتی۔

تیسرا امر دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنا ہے۔ یہ برائی سب سے پہلے دوسرے بچوں کے کھلونے لینے کی عادت سے شروع ہوتی ہے۔ اس لئے دوسرے بچوں کے کھلونے لینے کی ضد کو روکنے کی ضرورت ہے۔ خواہ بچہ کتنی ضد کرے اسے کبھی دوسرے بچے کا کھلونا لے کر نہ دیں۔ ساتھ ساتھ اپنے بچوں کو Share کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ بچے سے ہی دوسرے بچے کو اس کے کھلونے دلانے کی ترغیب دیں۔ اس میں بڑے صبر اور تحمل کی ضرورت پڑتی ہے۔ ورنہ بچہ سدھرنے کی بجائے باغی ہو جاتا ہے دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنے والا آئندہ بڑا ہو کر اس میں مذہبی تعصب نہیں رہے گا۔ وہ سمجھ لے گا کہ جس طرح مجھے اپنے عقائد رکھنے کا حق ہے اسی طرح دوسرے کو بھی اتنا ہی حق ہے اور اسے کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ دوسروں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائے نیز پھر اس سے مجالس کے آداب نکھرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ آپ پھر مجلس میں کوئی ایسی حرکت مثلاً منہ کھول کر کھانا' کھاتے ہوئے آوازیں نکالنا' شڑپ شڑپ کر کے چائے یا پانی پینا۔ اباسیاں لینا' ہوا خارج کرنا' بدبودار اشیاء استعمال کر کے مجالس میں جانا' رسول اللہ نے تو پیاز کھا کر مسجد تک میں آنے سے منع فرمایا ہے۔ منہ میں لقمہ رکھ کر بات کرنا۔ راستہ میں کھڑے ہو کر ٹریفک کے لئے مشکلات پیدا کرنا جس کی وجہ سے لوگوں کو تکلیف ہو۔ غرض اس لسٹ کو جتنا بھی بڑھانا چاہیں بڑھاتے چلے جائیں۔ پھر انسان غیر شعوری طور پر ہی ایسی حرکات سے بچنا شروع ہو جاتا ہے اور اس کے دماغ میں ایک ایسا الارم پیدا ہو جاتا ہے جو اسے بتاتا رہتا ہے کہ یہ بات دوسروں کے لئے تکلیف کا موجب ہے۔

چوتھی ضروری بات یہ ہے کہ بچہ کو شروع سے ہی تکلیف برداشت کرنے کا عادی بنائیں کیونکہ زندگی شاذ ہی ہموار چلتی ہے۔ اس میں نشیب و فراز آتے رہتے ہیں۔ اگر بچہ کی ہر خواہش پوری کر دی جائے تو اس میں تکلیف برداشت کرنے کی صلاحیت پیدا نہیں ہوتی۔ کبھی کبھی بچہ کو طاقت اور استطاعت رکھتے ہوئے بھی جو چیز وہ مانگے اسے نہیں دینی چاہئے۔

پانچویں بہت ہی اہم بات بچہ میں عزت نفس پیدا کرنا ہے۔ اس کی تربیت کریں کہ وہ کسی سے

باقی [illegible]

محمودہ شوکت بیگم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد

حور جہاں بشریٰ داؤد

"بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر"

ٹیلی فون پر جب مجھے اطلاع ملی کہ بشریٰ داؤد انتقال کر گئیں تو مجھے یوں محسوس ہوا کہ پاؤں تلے سے زمین نکل رہی ہے، سر چکرا گیا یہ خبر اتنی اچانک اور غیر متوقع تھی کہ تن من گویا شل ہو کر رہ گئے۔ دل اس خبر پر یقین نہیں کرتا تھا لیکن دماغ نے کہا کہ ایسی خبریں جھوٹی نہیں ہوا کرتیں، آہستہ آہستہ دل کو یقین کرنا پڑتا ہے۔ ۱۹۷۰ء میں جب میرے میاں کا بطور مربی کراچی میں تقرر ہوا تو بشریٰ کی امی اور ان کی بہنیں اکثر ہمارے گھر آیا کرتیں اس طرح سے اس فیملی کے ساتھ بہت قریبی تعلقات ہو گئے۔ لیکن جب میں نے لجنہ کے تحت قیادت کا کام بطور نگران قیادت سنبھالا تو بشریٰ نگران کمیٹی کی ممبر تھیں۔ محترمہ مسز وہاب صاحبہ نگران ناصرات قیادت نمبرا اور محترمہ امتہ الباری ناصر صاحبہ جنرل سیکرٹری قیادت نمبرا تھیں اکثر ہم سب کا اکٹھے جلسوں اور اجتماعات وغیرہ میں جانا ہوتا کام کے بارے میں مشورے کرتے ہوئے یوں محسوس ہوتا تھا۔ ایک ہی فیملی کے سب ممبرز ہیں بہت پیار محبت کا ماحول۔ کام کا کبھی بوجھ محسوس نہیں ہوا تھا۔ میری ہمت' کام کرنے کی تو بشریٰ کے وجود سے ہی بندھی تھی۔ اتنی باحوصلہ' سمجھدار اور باعزم جو تھکاوٹ کا کبھی اظہار نہ کرتی۔ ہر وقت چہرے پر مسکراہٹ' سب کی ہمدرد۔ تقریر کا اتنا اچھا انداز کہ بجھے ہوئے دل جی اٹھتے۔ دل میں ایک ہی لگن کہ لوگوں کے دلوں میں کس طرح گھس کر سمجھاؤں تا کہ وہ حق کو پہچانیں۔ اپنوں کی تربیت کی فکر۔ ہم گھنٹوں اکٹھے بیٹھتیں باتیں کرتیں۔ لیکن یہی کہ کام کس طرح ہو؟ تربیت کیسے ہو؟ یوں تو وہ مجھے خالہ جان کہتی تھیں لیکن تھیں ہم دوست۔ جب ہماری ملاقات ہوتی تو بہت ساری باتیں اور مسائل اس نے رکھے ہوتے کہ مل کر کچھ سوچیں گی۔ ۱۹۸۲ء میں جب حضرت امام جماعت الثالث کی وفات ہوئی تو اس کے تھوڑے عرصہ کے بعد حضرت امام جماعت الرابع کے فرمان پر میرے میاں کو کراچی سے ربوہ بطور سیکرٹری مجلس کارپرداز بلا لیا گیا۔ چونکہ ٹیلی گرام کے ذریعے بلایا گیا۔ اس لئے یہ فوراً ربوہ آ گئے اور ہم لوگ ابھی کراچی ہی میں تھے۔ بشریٰ ہر روز مجھے کہتی "خالہ جان آپ ابھی نہ جائیں۔ ہمیں آپ کے جانے سے بہت کمی آ جائے گی۔ کمی تو بہت بڑی مولوی صاحب کے جانے سے آ گئی ہے۔ لیکن وہ تو حضور کا فرمان ہے۔ اس لئے ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ لیکن آپ تو مجبور نہیں فوراً جانے کی پابند نہیں' آپ کچھ عرصہ کے لئے رک جائیں" میری اپنی خواہش بھی یہی تھی کہ بچوں کے تعلیمی سال کچھ اس طرح سے تھے کہ وہیں رہنا مناسب تھا۔ اس لئے میں نے کہا" ٹھیک ہے مولوی صاحب آئیں گے تو ان سے بات کریں گے" یہ کچھ دنوں کے بعد ہی ہمیں کراچی سے ربوہ لانے کے لئے پہنچ گئے۔ میں نے کراچی جلد چھوڑنے پر قدرے تامل کیا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ "واقفین کی بیویوں کی یہ سوچ نہیں ہونی چاہئے۔ مرکز کا حکم فوراً ماننا چاہئے۔ بچوں کی تعلیم ہر جگہ ہو سکتی ہے۔ اگر ایک سال ضائع بھی ہو گیا تو ہونے دو جماعت کے کام کو بہر صورت ترجیح ہے" میں خاموش ہو گئی۔ بشریٰ کا فون آ گیا اتفاق سے فون انہوں نے اٹھایا تو بشریٰ نے بہت منت سماجت کی کہ ستمبر میں سال ختم ہوتا ہے اب اگست ہے آپ خالہ جان کو نہ لیکر جائیں۔ ان کے پاس قیادت کا کام ہے۔ سالانہ اجتماع تک رہنے دیں نئے سال نئی نگران بنالیں گے۔ لیکن انہوں نے کہا کہ "میں آنے والے مربی صاحب اور مقامی جماعت کے لئے کوئی مسئلہ نہیں بنانا چاہتا اس لئے میرا اصول ہے جب تبادلہ ہو جائے تو میں فوراً گھر خالی کر دیتا ہوں۔ لجنہ کا کام ہوتا رہے گا۔ آپ مجھے مجبور نہ کریں۔ اس کے بعد بشریٰ خود گھر آئیں اور بہت معذرت کی اور کہا کہ "دل تو نہیں چاہتا کہ خالہ جان اتنی جلدی چلی جائیں لیکن آپ کے اصول بھی ٹھیک ہیں۔ میں نے آپ کو تکلیف دی معذرت چاہتی ہوں۔ پھر بہت بوجھل دل کے ساتھ ہمیں رخصت کیا۔ بعد ازاں ہماری خط وکتابت جاری رہی۔ حضرت امام جماعت الرابع جس دن بیرون ملک دورے سے واپس کراچی تشریف لائے اسی دن اتفاق سے میں کسی کام سے ربوہ سے کراچی گئی۔ میری ابھی کسی سے ملاقات نہیں ہوئی تھی کراچی چھوڑنے کے بعد یہ پہلا موقع تھا کہ میں کراچی گئی۔ مجھے بھی بہت بے چینی تھی کہ سب سے جلدی ملوں۔ ادھر سب خواتین حضور کی آمد کی وجہ سے انتظامات میں مصروف تھیں میں نے پہلے سوچا کہ معلوم نہیں ربوہ والوں کو یہاں ملنا چاہئے یا نہیں کراچی کے مقامی لوگوں کی حق تلفی نہ ہو۔ لیکن حضور پر نور کو دیکھنے کے لئے بھی دل بے چین تھا۔ اس لئے ملاقات کی لائن میں لگ گئی۔ جب میری باری آئی اور میں اندر گئی تو بشریٰ ڈیوٹی کے لئے کھڑی تھی۔ مجھے دیکھ کر بے ساختہ میرے ساتھ لپٹ گئی اور کہنے لگی "خالہ جان آپ کہاں سے آ گئیں میرے مولا نے کتنا کرم کیا کہ آپ مل گئیں" پھر اس کو فوراً خیال آیا کہ وہ تو ڈیوٹی پر کھڑی ہیں ایک دم سے پیچھے ہٹیں اور کہنے لگیں "چند لمحوں کے لئے میں بھول ہی گئی کہ کس دربار میں کھڑی ہوں" حضور کی طرف ہم دونوں نے دیکھا تو حضور بھی ہماری دیوانگی پر مسکرا رہے تھے۔ ہم شرمندہ ہوئیں پھر وہ کہنے لگیں "ہمارا پیارا آقا ضرور ہم دیوانوں کی ملاقات سے محظوظ ہوا ہو گا۔ اس لئے شرمندگی کی کوئی بات نہیں" اس کے بعد جب ہم ملتیں اس واقعہ کا ضرور ذکر کرتیں اور کہتیں کہ آپ کو یاد ہے جب آپ پہلی دفعہ کراچی گئی تھیں تو میں کسطرح بے ساختہ آپ کے گلے ملی یہ خیال ہی نہ رہا کہ حضور ہمیں دیکھ رہے ہیں۔ پھر ساتھ ہی کہہ دیتی حضور بھی ہماری ملاقات سے یقیناً لطف اندوز ہوئے ہونگے۔ تبھی تو حضور بھی مسکرا رہے تھے۔ جب ربوہ آتیں تو پہلے دن ہی ملنے آتیں۔ ایک دفعہ رات کو بارہ بجے گھنٹی بجی میں نے کہا یہ کراچی والی ہوں گی۔ کیونکہ جب مجھے پتہ چل جاتا کہ کراچی سے لجنہ کی نمائندہ آئی ہوئی ہیں تو انتظار ہوتا تھا۔ چنانچہ دروازہ کھولا تو وہی چار پانچ کراچی کی ممبرز بشریٰ ان کو لئے ملنے چلی آئی اور بہت ہنستے ہوئے کہا اگر کسی غیر کا گھر ہوتا تو ہم کبھی اس وقت نہ آتے یہ آپ کا گھر تھا ہمیں پتہ تھا آپ سوئے نہیں ہونگے۔ اور ہمیں آدھی رات بھی خوش دلی سے خوش آمدید کہا جائے گا۔ اس لئے سوچا کل کے دن کا کیوں انتظار کریں' آپ سے ملے بغیر چین سے نہیں سو سکتے تھے۔ یہ میری پیاری بشریٰ کی محبت تھی جو مجھے کبھی نہیں بھولے گی۔ جب میں سوچتی ہوں کہ وہ ہر وقت ہنسنے والی اور پیار بھرے لہجے میں بولنے والی صورت آئندہ مجھے کبھی نظر نہیں آئے گی تو دل غم کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوب جاتا ہے۔ میرے پاس اظہار کے لئے الفاظ نہیں ہیں کہ اس کی مَیں کس کس خوبی کا ذکر کروں اور کس کس بات کو یاد کروں۔ اپنے ماں باپ بہن بھائیوں کی محبت اور ہمدردی میں ڈوبی ہوئی' سسرال والوں کی خیر خواہ' اپنے خاوند کی فکر اور بچوں کے لئے شفقت اور تربیت کا رنگ لئے ہوئے' امام جماعت کی اور نظام جماعت کی اطاعت گذار' لجنہ کی ہر ممبر کے ساتھ ذاتی تعلق رکھنے والی ہمسایوں کے لئے نعمت' ہر وقت ایک ہی فکر کہ مولا راضی ہو۔ اکثر یہ کہا کرتی تھیں "میرے مولا تو مجھے اس وقت اپنے پاس بلانا جب تو مجھ سے راضی ہو" اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوا۔ اے میری بہت عزیز دوست تجھے ہر کام میں یہ فکر ہوتی تھی کہ جلدی ہو جائے' تو نے جانے میں بھی بہت جلدی کی تو نے اپنے مولا کو بہت جلد راضی کر لیا۔ امام جماعت کی زباں سے جو تعریفی کلمات تمہارے لئے نکلے تو بلاشبہ جنتی ہے۔ امام جماعت کی زباں میں ہی میں تمہارے لئے خدا کے حضور عاجزانہ التجا کرتی ہوں کہ تمہارے ننھے منے بچوں' غم زدہ خاوند اور بہت چاہنے والے والدین کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا کرے اور تمہیں دائمی سکون نصیب ہو۔ لجنہ کراچی کو جو گہرا زخم پہنچا ہے اس پر وہ خود مرہم لگائے اور تمہیں دائمی جنت نصیب ہو۔

"تم ٹھنڈے ٹھنڈے گھر جاؤ
ہم پیچھے پیچھے آتے ہیں"

احمد آباد (سانگرہ) کے

واقفین نو کا دورہ ربوہ

۱۔ واقفین نو کا ۶۷ افراد پر مشتمل ایک وفد جس میں ۳۰ واقفین نو تھے مکرم طارق جاوید صاحب سیکرٹری وقف نو کی قیادت میں بذریعہ ٹرالی مورخہ ۲۸۔ جون ۱۹۹۳ء تقریباً ساڑھے آٹھ بجے صبح زیارت مرکز کے لئے ربوہ پہنچا۔

۲۔ وفد کے استقبال کے لئے مکرم میاں اعجاز صاحب (بلاک لیڈر) اور مکرم مبارک احمد قمر صاحب مربی سلسلہ موجود تھے۔ وفد کو دار الضیافت میں خوش آمدید کہا گیا۔

۳۔ آمد کے تھوڑی دیر بعد وفد کو دار الضیافت میں ناشتہ پیش کیا گیا۔ اس دوران وڈیو فلم بھی تیار کی گئی۔

۴۔ اس کے بعد وفد جامعہ احمدیہ گیا پھر وہاں سے خلافت لائبریری کے لئے روانہ ہو گیا۔

۵۔ وفد تقریباً گیارہ بجے وکالت وقف نو پہنچا۔ جہاں پر محترم وکیل وقف نو چودھری محمد علی صاحب اور مکرم مبارک احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے نہایت احسن اور موثر رنگ میں تمام ضروری امور کی طرف واقفین نو اور ان کے والدین کی توجہ مبذول کروائی۔

۶۔ بعدہ واقفین نو اور ان کی ماؤں کی ملاقات حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ سے کروائی گئی۔

۷۔ ملاقات کے بعد وفد دار الضیافت پہنچا جہاں پر ان کی دوپہر کے کھانے سے تواضع کی گئی۔ اس کے بعد وفد نے کچھ دیر آرام کیا۔

۸۔ اختتام پر وفد بہشتی مقبرہ بغرض دعا اور زیارت روانہ ہو گیا۔ وہاں سے فراغت کے بعد وفد بہت سی پیاری پیاری یادیں دل میں لئے ٹرالی پر واپس روانہ ہو گیا۔ وفد کو مکرم میاں اعجاز صاحب نے الوداع کہا۔

"ایک ہو جاؤ تا وحدت کا
رنگ چڑھ جاوے۔"
(حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر ۲۹۱۴۷ میں ہاجرہ قمر زوجہ صلاح الدین قمر قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱۰-۲۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۲۵۰۰۰ پچیس ہزار روپے بصورت زیورو صول ہوچکے ہیں۔(۲) زیورطلائی ۱۳ تولہ موجودہ قیمت ۴۶۸۰۰ روپے۔ (۳) چاندی ۶ تولہ قیمت ۳۰۰ روپے۔اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ مارک جرمن ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ہاجرہ قمر زوجہ صلاح الدین قمر

LEONBERGER STR 20/17016

GERLINGENGERMANY

گواہ شد نمبر ۱ صلاح الدین قمر، جرمنی-گواہ شد نمبر ۲ محمد سلیم بٹ جرمنی۔

مسل نمبر ۲۹۱۴۸ میں نوید اسلم ولد چوہدری خورشید اسلم قوم راجپوت پیشہ کاروبار عمر ۳۲ سال بیعت ساکن بوخم جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱۰-۲۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰ مارک ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہور آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نوید اسلم ولد چوہدری خورشید اسلم

EISLEBNSTR 15 4630

BOCHUM7GERMANY

گواہ شد نمبر ۱ منصور اسلم ولد چوہدری محمود اسلم، جرمنی۔ گواہ شد نمبر ۲ محمد افضل چوہدری،جرمنی۔

مسل نمبر ۲۹۱۴۹ میں افتخار حسین اظہر ولد چوہدری غضنفر علی قوم جاٹ راجپوت پیشہ پنشنر عمر ۴۸ سال بیعت ۱۹۶۹ء ساکن OSLO NORWAY بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۹۳-۲-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(۱) ۱۹ ایکڑ نہری اراضی واقع بمقام چک نمبر D.N.B.1 تحصیل و ضلع بہاولپور پنجاب قیمت مبلغ ۴۵۰۰۰۰ روپے (۲) ۲ بلاک (۳۲ ایکڑ) نہری زرعی اراضی واقع پی-اے-ایف چک نمبر ۶ تحصیل ٹنڈوباگو ضلع بدین صوبہ سندھ قیمت ۲ لاکھ روپے (۳) ایک منزلہ رہائشی مکان رقبہ ۷ مرلہ واقع 83/E سیٹلائٹ ٹاؤن بہاولپور قیمت مبلغ ۵۰۰۰۰۰ روپے (۴) اڑھائی کنال رہائشی زمین برائے احاطہ واقع چک نمبر D.N.B.1 تحصیل و ضلع بہاولپور قیمت ۲۵۰۰۰ روپے (۵) ایک کنال رہائشی زمین برائے احاطہ واقع چک نمبر D.N.B.2 تحصیل و ضلع بہاولپور قیمت ۱۰۰۰۰ روپے (۶) ساڑھے بارہ ایکڑ زرعی نہری زمین واقع چک نمبر D.N.B.1 تحصیل و ضلع بہاولپور اپنے حقیقی بیٹے عزیزم عبدالوحید افتخار کے نام ھبہ کی گئی قیمت ۶۰۰۰۰۰ روپے۔اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۴۵۰ نارویجین کرونز بطور پنشن مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد افتخار حسین اظہر ولد چوہدری غضنفر علی

HOIMLIA SENTER VEI28B

1255OSLONORWAY

گواہ شد نمبر ۱ رائے عبدالقدیر وصیت نمبر ۲۱۰۱۶ گواہ شد نمبر ۲ چوہدری محمد احمد منیر، ناروے۔

مسل نمبر ۲۹۱۵۰ میں

MRS. KHAIRUN NISA BIRIBO W/o DR. MAREWENTEITI ALIBIRIBO

قوم - پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت ۸۸-۱۰-۲۸ ساکن Fiji بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۹۲-۷-۱۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ $F500000

اس وقت مجھے مبلغ $F10000 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ

MRS. KHAIRUN NISA BIRIBO MEDICAL ORTS 25 A EXTENSION STREET SUVA FIJI

گواہ شد نمبر ۱ طاہر حسین منشی

(SUVAFIJI)

گواہ شد نمبر ۲ محمد جعفر

SUVAFIJI

مسل نمبر ۲۹۱۵۱ میں

SHARIF AHMAD EQUSEI S/o OPANIN MOHAMMAD AQUSEI

قوم - پیشہ کاروبار عمر ۳۵ سال بیعت ۱۹۶۹ء ساکن GHANA بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۹۳-۳-۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۸/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۰۰-۰۰۰،C۱۶۰ ماہوار مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۸/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔العبد

SHARIF AHMAD EQUSEI P.O.BOX263KUMASIGHANA

گواہ شد نمبر ۱ مولوی محمد بن صالح ولد صالح الحسن غانا۔گواہ شد نمبر ۲

YUSUF AHMAD EQUSEI S/o MUHAMMAD KOJO EQUSEI GHANA

مسل نمبر ۲۹۱۵۲ میں

MRS.CUCU SUMARTINI W/o UYEH ABDULLAH MALGAA TMAJA

پیشہ خانہ داری عمر ۵۱ سال بیعت ۶۲-۸-۱۰ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۹۱-۷-۲۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(1) Gold Ring 5 Gms valuing (2) Gold Ear ring 2 Gms valuing RP40000 (3) Haq mehr (dower) RP300000

اس وقت مجھے مبلغ RP40000 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔الامتہ

MRS. CUCU SUMARTINI JLN HAJI SAPARI NO.122/90 BADUNG JAWG BARAT, INDONESIA

گواہ شد نمبر ۱

UYEH ABDULLAH MARGAATMAJA, INDONESIA

گواہ شد نمبر ۲

RADEN RIDHOAN S/o RADENSATIBI.INDONESIA

"یہ ایک سچی بات ہے کہ جہاں بدکاریاں کثرت سے ہوں وہاں غضب الٰہی نازل ہوتا ہے"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۱

پورپاکستان

۱۷۔ مکرم مرزا افتخار احمد صاحب ابن مرزا اعجاز احمد صاحب جرمنی

۱۸۔ مکرم چراغ الدین صاحب ڈوگر ولد عبدالرشید صاحب ڈوگر پیروچک تحصیل ڈسکہ پاکستان

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

○ مکرم محمد عیسیٰ صاحب لندن سے لکھتے ہیں :

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت میرے بیٹے عزیزم محمد داؤد کے نکاح کا اعلان مورخہ یکم اگست ۱۹۹۳ء کو بعد مغرب و عشاء اسلام آباد ٹلفورڈ میں عزیزہ فریدہ طلعت بنت مکرم چوہدری بشیر احمد حفیظ قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ کے ساتھ ۸۰،۰۰۰ اسی ہزار روپے حق مہر پر فرمایا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے باعث برکت و خوشی کا موجب بنائے۔

عائشہ اکیڈمی برائے احمدی خواتین۔ ربوہ

خدا کے فضل سے ربوہ میں ۱۷۔ مارچ ۱۹۹۳ء کو عائشہ دینیات اکیڈمی برائے احمدی خواتین کا قیام مہمان خانہ مستورات (بیرکس) کی عمارت کے ایک حصہ میں عمل میں آچکا ہے۔ یہ تعلیمی ادارہ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے زیر انتظام عمل میں آیا ہے۔ اس میں داخل ہونے کا معیار تعلیم کم از کم میٹرک ہے۔ ماہوار فیس اور داخلہ فیس برائے نام ہے۔ مجوزہ کتب مفت مہیا کی جاتی ہیں۔ ہر داخلہ لینے والی طالبہ کم از کم چار ماہ اس درس گاہ میں تعلیم حاصل کرنے کی مجاز ہو گی۔ اور زیادہ سے زیادہ کی حد بہت وسیع ہے۔ فراغت کے بعد سندات امتیاز جاری کی جائیں گی۔

ہماری تمام ایسی طالبات جو فرسٹ ایئر میں ہی Detain ہو جاتی ہیں یا دو دو تین تین مضامین میں کمپارٹ (Compart) آنے کی وجہ سے ان کا بہت سے قیمتی وقت ضائع ہوتا رہتا ہے۔ ان بچیوں کے لئے عائشہ دینیات اکیڈمی ایک عظیم نعمت ہے۔ کیونکہ اس نادر تعلیمی ادارہ میں انہیں وہ سب کچھ سکھایا جائے گا جو ایک احمدی خاتون کے لئے جاننا ناگزیر ہے۔

خیال رہے کہ یہ تعلیمی ادارہ موسم گرما کی تعطیلات کے بعد دوبارہ کھل چکا ہے، اور اس میں مزید داخلہ کی گنجائش موجود ہے۔ ربوہ سے باہر کی ایسی طالبات جن کے عزیز ربوہ میں موجود ہوں اور وہ ان کے ہاں قیام کر سکتی ہوں وہ بھی اس میں داخلہ لے کر فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ لیکن ربوہ کی فارغ لڑکیاں جو میٹرک ' ایف۔ اے اور بی۔ اے کے بعد گھروں میں وقت ضائع کر رہی ہیں انہیں اس تعلیمی ادارہ سے فائدہ اٹھانا' دینی اور دنیوی ہر لحاظ سے بہت مفید ثابت ہو گا۔ اللہ نے چاہا تو۔

نوٹ :- مزید معلومات ناظر صاحب تعلیم سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ پرنسپل

عائشہ اکیڈمی

اعلان دار القضاء

(مکرم بشیر احمد صاحب بھٹی بابت ترکہ مکرم چوہدری غلام علی صاحب)

مکرم بشیر احمد صاحب بھٹی ساکن مکان نمبر ۴۲/۷ فیکٹری ایریا ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے چچا مکرم چوہدری غلام علی صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی کوئی اولاد نہیں ہے۔ لہٰذا ان کا مکان نمبر ۲۰/۱۹ برقبہ ۱۰ مرلے ۵ مربع فٹ واقع دارالعلوم غربی ربوہ شرعی حصص کے مطابق دوسرے قریبی رشتہ داروں میں تقسیم کر دیا جائے۔ قریبی رشتہ داروں کی تفصیل یہ ہے :-

۱۔ مکرم بشیر احمد صاحب بھٹی (بھتیجا)
۲۔ مکرم لطیف احمد صاحب (بھتیجا)
۳۔ مکرم غلام احمد صاحب (بھتیجا)
۴۔ محترمہ نذیر بیگم صاحبہ (بھتیجی)
۵۔ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ (بھتیجی)
۶۔ محترمہ سید بیگم صاحبہ (بھتیجی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

درخواست دعا

○ محترمہ شاہدہ نصیر صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد شاد صاحب مربی سلسلہ کا ۳۰۔ اگست ۹۳ء کو بڑا اپریشن ہوا تھا۔ چار دن انتہائی نگرانی میں رہیں۔ اب جنرل وارڈ میں منتقل ہو گئی ہیں۔

○ محمد اکبر خان رند بستی رندان ضلع ڈیرہ غازی خان تقریباً ایک ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم منیر احمد مبشر صاحب ربوہ کے خالو جان راجہ محمد افضل جنجوعہ محلہ دارالرحمت غربی ربوہ ۱۳۔ اگست کو جہلم میں وفات پا گئے۔ آپ راجہ محمود امجد خان بیرسٹرایٹ لاء سرگودھا مدفون بہشتی مقبرہ ربوہ کے حقیقی بھتیجے تھے۔ اور افتخار جنجوعہ جو فاتح رن کچھ تھے اور ۷۱ء کی جنگ میں سیالکوٹ کے محاذ پر شہید ہو گئے تھے۔ ان کے چچازاد بھائی تھے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

بقیہ صفحہ ۴

کوئی چیز مت مانگے۔ اگر کوئی عزیز رشتہ دار یا دوست اسے کچھ دینا بھی چاہیں تو والدین کی اجازت کے بغیر مت لے۔ عزت نفس بہت سی برائیوں سے بچانے کا ذریعہ بنتی ہے۔ بچہ کو کبھی دعوت میں بن بلائے مت لے کر جائیں۔ دعوت نامہ ملنے پر پوچھ لیں کہ بچوں کو دعوت میں بلایا ہے یا نہیں۔ دراصل چوری کی عادت بھی عزت نفس نہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ یہی حال بھیک مانگنے کا ہے۔

چھٹا امر جانداروں کو تکلیف دینے سے ہے ہمیشہ جانداروں کو تکلیف دینے سے سختی سے منع کریں۔ جو بچہ بچپن سے ہی کتے، بلیوں، گدھے، گائے، بکری، وغیرہ کو بلاوجہ پتھر مارتا ہے اور تکلیف دیتا ہے اور اس کی تکلیف سے خوش ہوتا ہے یاد رکھیں کہ پھر بڑا ہو کر اسے انسانوں کی تکلیف کا بھی احساس جاتا رہے گا۔ اسے بتائیں کہ جانور بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ انہیں تکلیف دینے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

بچہ کو رات کو جلدی سونے اور صبح جلدی اٹھنے کی عادت ڈالیں۔ آج کل معاشرہ ایسے ڈگر پر چل نکلا ہے کہ لوگ بالعموم رات گئے سونے کے عادی ہوتے جا رہے ہیں۔ ٹیلی ویژن کی وجہ سے بھی عام طور پر دیر سے سونے کا رواج پڑ گیا ہے۔ لیکن متمدن معاشرہ میں جو لوگ خاندانی روایات کا لحاظ رکھتے ہیں اور جنہیں اپنے بچوں کی تربیت عزیز ہوتی ہے۔ انہوں نے یہ اصول بنایا ہوتا ہے کہ بچے بہرحال فلاں وقت پر سونے کے لئے چلے جائیں اور بڑوں کی محفل میں شامل نہ ہوں۔ اس پر وہ سختی سے عمل کرتے ہیں۔ یورپ میں جو اعلیٰ معیار کے سکول سمجھے جاتے ہیں جن کے متعلق مشہور ہے کہ وہاں سے نکلے ہوئے طالب علم آگے چل کر قوم کی باگ ڈور سنبھالتے ہیں اور لیڈر بنتے ہیں وہاں بھی یہ ڈسپلن کا حصہ ہے کہ طالب علموں کو جلدی سونے اور علی الصبح اٹھنے کی عادت ڈالی جاتی ہے۔ زندگی میں ڈسپلن پیدا کرنے کے لئے یہ بہت ضروری ہے۔ اسی سے پھر وقت پر نماز پڑھنا عادت کا حصہ بن جاتا ہے۔

ایک نادر موقعہ

نئی جلسہ گاہ کے بالکل سامنے شمال کی جانب کہکشاں ہاؤسنگ سکیم ربوہ میں صرف (۴۰) چالیس پلاٹس (گورنمنٹ سے منظور شدہ) (۵، ۱۰، ۱۵ مرلہ) آسان اقساط پر فروخت کئے جا رہے ہیں۔ پہلے آئیں پہلے پائیں کی بنیاد پر خواہش مند حضرات فوری رابطہ کریں۔

عزیز احمد خان۔ پراپرٹی مرکز ۳۔ بلال مارکیٹ ربوہ فون گھر 414-211842

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنہری موقعہ

نہایت باموقعہ رقبہ ۴، ۵، ۸، ۱۰ مرلہ ایک کنال، دو کنال کے پلاٹس۔ سوئی گیس۔ پانی۔ بجلی اور پختہ سڑکوں کی سہولتوں کے ساتھ۔ خواہش مند جلد رابطہ کریں

عزیز احمد خان **پراپرٹی مرکز**

فون گھر ۴۱۴ — ۳۔ بلال مارکیٹ ربوہ

تریاقِ اٹھرا فی ڈبی -/۲۰

نورِ کاجل فی شیشی -/۵

نورِ نظر اولاد نرینہ کے لئے فی کورس -/۶۲۵

زدجامِ عشق ۳۰ گولی -/۳۰۰

اکسیرِ معدہ -/۸، -/۱۵، -/۳۰

قندِ شفا نزلہ زکام دور کرنے کیلئے -/۱۰

حبِّ سعال کھانسی اور خراش گلو کیلئے -/۱۰

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۵- ستمبر- بادل چھانے کی وجہ سے موسم بہتر ہے۔

○ صوبہ سرحد سے قومی اسمبلی کے ان پانچ امیدواروں نے اپلیں دائر کردی ہیں جن کے کاغذات نامزدگی منشیات میں ملوث ہونے کی وجہ سے مسترد کردئے گئے ہیں۔ ان میں خیبر ایجنسی، مہمند ایجنسی اور باجوڑ ایجنسی کے امیدواران شامل ہیں۔

○ ہفتہ کے روز سرحد اور پنجاب میں زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔ زلزلے کا وقت سہ پہر ۴ بجکر ۴۰ منٹ تھا۔

○ پاکستان اور امریکہ میں ایٹمی مسئلے اور کشمیر پر مذاکرات مکمل ہو گئے آئندہ بات چیت اسلام آباد میں ہو گی۔

○ قائمقام صدر مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ انتخابات کے انعقاد کے بارے میں کسی قسم کے شبہات نہیں ہونے چاہئیں۔ اسمبلیاں ٹوٹنے کے ۹۰ دن کے بعد انتخابات کرانا ہماری آئینی ذمہ داری ہے۔

○ نواب زادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ انتخابات سے عوام اور ملک کے حالات تبدیل ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ سابقہ اراکین ہی بطور امیدوار سامنے آئے ہیں۔ اب تک انتخابات کی فضا پیدا نہ ہونا ہماری بدقسمتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرے مقابلے میں پیپلز پارٹی نے اپنا امیدوار دستبردار نہیں کرایا بلکہ اس کے کاغذات فنی بنیادوں پر مسترد ہوئے ہیں۔

○ لاہور کے انٹرمیڈیٹ بورڈ نے نتائج کا اعلان کردیا ہے صرف سترہ (۱۷) فیصد امیدوار کامیاب ہوئے۔ یعنی ۸۲ فیصد سے زائد طلبہ و طالبات امتحان میں فیل ہو گئے ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے ایک ڈویژن بنچ نے صحافیوں کی درخواست مسترد کرتے ہوئے کہا کہ آئین میں آزادی تحریر و تقریر کا حق حتمی نہیں ہے۔ اسے قانونی پابندیوں سے مشروط کیا جاسکتا ہے۔ کیس کے حقائق ایسے تھے کہ جسٹس ٹوانہ کے احکام کی اشاعت پر پابندی لگائی گئی تھی۔ صحافیوں نے کہا ہے کہ وہ اس فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل کریں گے۔

○ سپاہ صحابہ کے مولانا طارق اعظم کا کہنا ہے کہ انتخابات کے نتائج حیران کن ہونگے دینی قوتیں کامیاب ہونگی۔

○ پیپلز پارٹی کی نئی انتخابی حکمت عملی کے تحت ایک شہر سے دوسرے شہر کے درمیان جلوس نہیں نکالے جائیں گے۔

○ بھارتی وزیراعظم چین کا سرکاری دورہ کر رہے ہیں۔ مشترکہ سرحد پر حقیقی لائن آف کنٹرول کے تعین اور دیگر سرحدی امور پر بات چیت ہو گی۔

○ پیپلز پارٹی کے ذرائع نے بتایا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو ہیلی کاپٹر کے ذریعے انتخابی مہم نہیں چلائیں گی۔ وہ سڑک کے ذریعے ایک سے دوسرے شہر جائیں گی۔

○ نگران وزیراعظم مسٹر معین قریشی نے کہا ہے کہ دفاعی ضروریات پوری کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ انتخابات ہر لحاظ سے ایسے شفاف ہونگے کہ کوئی اعتراض نہیں کر سکے گا۔ چترال کی ترقی کے لئے ۷۰ کروڑ روپے کا طویل مدتی منصوبہ تیار کیا جارہا ہے۔

○ پاکستان مسلم لیگ نواز گروپ کے صدر میاں محمد نواز شریف نے سندھ میں میہڑ کے علاقے میں انتخابی جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہاری اور مزدور کا جہاں پسینہ گرے گا وہاں میرا خون بہے گا۔ آج سے ڈاکو بدمعاش اور قاتل کان کھول کر سن لیں اگر انہوں نے اللہ کی زمین پر ظلم کیا تو نواز شریف انہیں اللہ کی مدد سے نیست و نابود کردے گا۔

○ لاہور میں آزاد کشمیر کے علماء کے ایک وفد سے ملاقات کرتے ہوئے مسٹر نواز شریف نے کہا کہ ہم اسلامی فرنٹ سمیت دینی جماعتوں سے غیر مشروط تعاون کے لئے تیار ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے ٹھٹھہ میں انتخابی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہمارے مخالف میٹھے میٹھے وعدے کرتے ہیں اور پھر بھول جاتے ہیں۔ فخر سے اسمبلی نہ توڑنے، ڈکٹیشن نہ لینے اور استعفیٰ نہ دینے کا اعلان کرنے والے نے بالآخر یہی کام بڑے شوق سے کئے۔ یہ کیسا کردار ہے؟ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کا منشور عوام کی بہبودی اور خوشحالی کا سرچشمہ ثابت ہو گا۔ بیت اللہ میں حاضری کے بعد مجھے اپنی کامیابی کا یقین ہونے لگا ہے۔

○ مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ اگر بے نظیر نہیں چاہتیں تو صاف کہہ دیں کہ میں وطن واپس نہ آؤں اور الیکشن نہ لڑوں میں مقدمات کا سامنا کرنے کو تیار ہوں مگران افراد کے خلاف بھی مقدمات چلائے جائیں جنہیں عام معافی دی گئی اور کوئی مقدمہ نہیں چلایا گیا۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا میں ساری عمر وطن نہ آؤں؟ انہوں نے اپنے ووٹروں سے کہا کہ جہاں سے میں الیکشن لڑ رہا ہوں کارکن مجھے ووٹ دیں جہاں پیپلز پارٹی کے امیدوار ہیں وہاں اسے کامیاب بنائیں۔ نواز شریف اور ان کے ساتھی جیت نہیں سکتے۔

کار برائے فروخت

○ سوزوکی سوفٹ ایک ہزار سی سی رنگ سفید ماڈل ۱۹۸۹ء اے ون کنڈیشن برائے فروخت۔

رابطہ چیپ کلاتھ ہاؤس دوکان نمبر ۲ بلال مارکیٹ ربوہ

گل گھوٹو، منہ کھر اور سرکن کے علاوہ حیوانات کی دیگر امراض مثلاً بندش، اپھارہ، سوزش پستان، ٹک، جلد کی خرابی، رحم نکلنا، جیر، چیچک، واہ، زہرباد، جانوروں کا بخار اور تھنوں میں ناڑ گلٹی پیدا ہو جانا وغیرہ کے لئے کیور یٹو ادویات حیوانات دستیاب ہیں۔ لٹریچر مفت (بذریعہ ڈاک 1 روپیہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب کریں) ویٹرنری ڈاکٹرز فری سیمپلز اور لٹریچر براہ راست کمپنی سے طلب کریں۔

کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ

فون: کلینک ۶۰۶، ہیڈ آفس ۷۷۱

ڈسٹری بیوشن ۲۱۱۲۸۳

جن احمدی احباب نے ہم سے ڈش انٹینا لگوایا ہے ہم چاہتے ہیں کہ انہیں وقتاً فوقتاً سٹیلائٹ ڈش انٹینا سے متعلق ہدایات اور نئی نئی معلومات مفت فراہم کریں۔ آپ سے عرض ہے کہ اپنے مکمل اور موجودہ ایڈریس سے فوری آگاہ کریں شکریہ

آپ کے خدمت گار

ڈش ماسٹر۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ فون ۲۱۱۲۷۴

۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت

حکیم عبدالحمید اعوان الحکیم ابن حکیم نظام جان

خواتین کے لیے انتظام کے ساتھ

خداوند کریم کی رحمت سے 80 اسی سال سے زیادہ عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے ان کی دعائیں حاصل کر رہا ہے۔ آپ بھی اپنی دیرینہ خواہشات کی تکمیل کیلیے خود مل کر یا بذریعہ ڈاک علاج و مشورہ کر سکتے ہیں

اولاد سے محرومی ○ اولادِ نرینہ کی خواہش ○ اولاد کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا ○ اٹھرا ○ لیکوریہ ○ ایام کی بے قاعدگی ○ بچوں کا سوکھا ○ گرمی ○ گیس ○ شوگر وغیرہ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

برانچیں

محمود آباد 3 کراچی 44 نزد پوسٹ آفس فون پی پی PP 548179

نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان فون پی پی 510564

نارووال مریدکے روڈ چوک قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ

نزد بیت بکس اقصیٰ چوک ربوہ ضلع جھنگ 906

کوٹھی 2029 سٹریٹ 32 سیکٹر آئی 10/2 اسلام آباد

ہیڈ آفس: پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ

آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

218534-219065